روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 26 دسمبر 2002ء 21 شوال 1423 ہجری 26 فتح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 292

شرائط بیعت

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام ﷺ نے میری بیعت اس بات پر لی کہ میں نماز قائم کروں گا۔ زکوٰۃ دوں گا اور ہر مومن کا خیر خواہ رہوں گا۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ باب البیعۃ علی ایتاء الزکوٰۃ حدیث نمبر 1313)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تبدیلی اور اصلاح کس طرح ہو؟ اس کا جواب یہی ہے کہ نماز سے جو اصل دعا ہے۔ قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانہ کے حسب حال ہو تو ہو۔ لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

نمایاں کامیابی

✿ مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب دارالرحمت غربی ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بیٹے مکرم مبارز احمد حسن نے سرگودھا بورڈ کے مڈل سٹینڈرڈ امتحان منعقدہ 2002ء میں پورے بورڈ میں 345/400 نمبر حاصل کر کے بورڈ میں اول پوزیشن حاصل کی ہے اور اس طرح صدارتی ٹیلنٹ سکالرشپ کا مستحق قرار پایا ہے۔ عزیز وقف نو میں شامل ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

گھروں کو خوبصورت بنائیں

✿ گلشن احمد نرسری میں گلاب کی تازہ ورائٹی خوبصورت رنگوں میں دستیاب ہے۔ موسم سرما کے پھولوں کی پنیریاں دستیاب ہیں۔ ہار گلاب گجرے زیور سیٹ گلاب کی پتی گلدستے اور بوکے وغیرہ بازار سے بارعایت بنوانے کیلئے رابطہ فرمائیں۔ فینسی گملے مختلف سائز اور ڈیزائنوں میں موجود ہیں۔

گلشن احمد نرسری فون 213306-215206

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

خاندان حضرت مسیح موعود کے واقف زندگی بزرگ اور عالم دین

محترم سید میر مسعود احمد صاحب انتقال فرما گئے

یورپ میں مربی کے علاوہ مرکز میں متعدد اہم جماعتی عہدوں پر تادم آخر فائز رہے

احباب جماعت کو نہایت دکھ اور افسوس کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ خاندان حضرت مسیح موعود کے ایک واقف زندگی بزرگ اور جماعت کے خادم محترم سید میر مسعود احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب مورخہ 23 دسمبر 2002ء بروز سوموار صبح اپنی رہائش گاہ واقع حلقہ بیت المبارک ربوہ میں انتقال کر گئے۔ بوقت وفات آپ کی عمر 75 سال تھی۔ آپ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے داماد اور محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے بہنوئی تھے۔

اسی روز بعد نماز عشاء بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کی چھوٹی چاردیواری میں ہوئی۔ آپ کو حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے دعا کروائی۔ جملہ انتظامات بطریق احسن خدام ربوہ نے سرانجام دیئے۔

ابتدائی حالات

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مورخہ یکم ستمبر 1927ء کو ایک متبحر عالم دین، خدا رسیدہ بزرگ اور حضرت مسیح موعود کے برادر نسبتی حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئے۔ قادیان اور نیک والدین کے زیر سایہ آپ پروان چڑھے۔ مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم پائی۔ مولوی فاضل پاس کیا اور پھر شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ دوران سروس ساتھ ساتھ آپ نے ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے اسلامیات بھی کیا۔ صرف اٹھارہ سال کی عمر میں 1945ء میں آپ نے نظام وصیت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

وقف اور تقرری

1945ء میں جب آپ نے وصیت کی تو پیش تمیں واقف زندگی لکھا۔ وقف کا باقاعدہ فارم 23 فروری 1952ء کو پر کیا۔ آپ کو نظارت دعوت الی اللہ میں لگایا گیا۔ اور پھر 1954ء میں آپ تحریک جدید آ گئے۔ جہاں آپ پہلے وکالت تجارت میں کام کرتے رہے اور پھر وکالت دیوان میں آپ کا تقرر ہوا۔ 1955ء سے 1962ء تک آپ نائب وکیل الدیوان کے طور پر

(باقی صفحہ 8 پر)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ: ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1954ء ④

18 نومبر حضرت حافظ احمد دین صاحبؓ ڈنگوی۔ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1898ء)

18تا20 نومبر یورپین مشنز کے مربیان کی کانفرنس ہمبرگ میں منعقد ہوئی۔

20 نومبر جماعت احمدیہ عدن کا پہلا پبلک جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔

نومبر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے صوبائی قیادت کا نظام قائم کیا۔

2 دسمبر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے اعزاز میں عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس سے حضور نے خطاب فرمایا

6 دسمبر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی نئی عمارت کا حضور نے افتتاح فرمایا۔

17تا19 دسمبر جماعت احمدیہ سیرالیون کی چھٹی سالانہ کانفرنس 43 جماعتوں کے 200 نمائندوں نے شرکت کی۔ 45 احباب نے ڈیڑھ ڈیڑھ ماہ دعوت الی اللہ کے لئے وقف کیا۔

26تا28 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان۔ حضور نے امیر قافلہ پاکستان چوہدری اسد اللہ خان صاحب کے ہاتھ پیغام بھجوایا۔ قافلہ میں 155 افراد شامل تھے۔

26تا28 دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ۔ حضور کے 3 خطاب۔ آخری تقریر عالم روحانی کے موضوع پر تھی۔

اس جلسہ سالانہ پر مولوی عزیز الرحمان صاحب منگلہ نے بیعت کی۔ جن کے ذریعہ ضلع جھنگ اور سرگودھا میں بہت سی جماعتیں قائم ہوئیں۔

31 دسمبر روزنامہ الفضل ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے شائع ہونا شروع ہوا۔

دسمبر بورنیو مشن کی طرف سے سہ ماہی رسالہ Peace جاری ہوا جو انگریزی اور ملائی زبان میں شائع ہوتا تھا۔ 1959ء میں یہ رسالہ بند ہو گیا۔

متفرق

- خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حج فنڈ قائم کیا جس سے متعدد احمدیوں کو فریضہ حج بجا لانے کی سعادت ملی۔
- سلطان زنجبار کو سواحیلی ترجمہ قرآن کا نسخہ پیش کیا گیا۔
- سیرالیون میں دو نئی بیوت الذکر قائم ہوئیں۔ جماعت میں 53 افراد کا اضافہ ہوا۔
- حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا کیا ہوا درثمین فارسی کا اردو ترجمہ پہلی بار شائع ہوا۔
- امسال سیر روحانی کی پہلی جلد شائع ہوئی

تمام باہم اتفاق رکھو، اجتماع کرو اور ہمدردی ظاہر کرو (حضرت مسیح موعود)

مضمون بالا رہے گا

حضرت مسیح موعود اپنے اشتہار 21 دسمبر 1896ء میں فرماتے ہیں:-

جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹون ہال میں 26، 27، 28 دسمبر 1896ء کو ہوگا اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارے میں پڑھا جائے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے۔ اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنے گا میں یقین کرتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آ جائے گی۔ یہ میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف وگزاف کے داغ سے منزہ ہے۔ مجھے اس وقت محض بنی آدم کی ہمدردی نے اس اشتہار کے لکھنے کے لئے مجبور کیا ہے کہ تا وہ قرآن شریف کے حسن و جمال کا مشاہدہ کریں اور دیکھیں کہ ہمارے مخالفوں کا کس قدر ظلم ہے کہ وہ تاریکی سے محبت کرتے اور نور سے نفرت رکھتے ہیں۔ مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے، جو سب پر غالب آئے گا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی۔ اور ہرگز قادر نہیں ہونگی کہ اپنی کتابوں کے یہ کمال دکھلا سکیں خواہ وہ عیسائی ہوں خواہ آریہ خواہ سناتن دھرم والے یا کوئی اور کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو۔ میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس کے چھونے سے اس محل میں سے ایک نور ساطعہ نکلا جو ارد گرد پھیل گیا اور میرے ہاتھوں پر بھی اس کی روشنی ہوئی۔ تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا کہ اللہ اکبر خربت خیبر اس کی یہ تعبیر ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول وحلول انوار ہے۔ اور وہ نورانی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذہب ہیں۔ جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کے صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے۔ سو مجھے جتلایا گیا کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔ پھر میں اس کشفی حالت سے الہام کی طرف منتقل کیا گیا اور مجھے یہ الہام ہوا (۔) یعنی خدا تیرے ساتھ ہے اور خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ یہ حمایت الٰہی کے لئے ایک استعارہ ہے۔ اب میں زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ ہر ایک کو یہی اطلاع دیتا ہوں کہ اپنا اپنا حرج بھی کر کے ان معارف کے سننے کے لئے ضرور بمقام لاہور تاریخ جلسہ پر آ دیں۔ کہ ان کی عقل اور ایمان کو اس سے وہ فائدے حاصل ہوں گے کہ وہ گمان نہیں کر سکتے ہوں گے۔

والسلام علی من اتبع الہدی۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم ص 293)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ بمقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خشیت اور خوف الٰہی

اے اللہ! مجھے آنسو بہانے والی آنکھیں عطا کر جو تیری خشیت میں آنسوؤں کے بہنے سے دل کو ٹھنڈا کر دیں

حافظ مظفر احمد صاحب

خشیت اور خوف الٰہی

قرآن شریف نے جس خالق کائنات اور قادر مطلق ہستی کا ہمیں پتہ دیا ہے وہ بادشاہ بھی ہے غنی بھی جبار قہار اور متکبر بھی۔ اسکے سامنے انسان وہ عاجز مخلوق ہے۔ جو ہر لحظہ اسکا محتاج ہے۔ اللہ نے اُسے احسن تقویم یعنی بہترین صورت میں اپنی فطرت پر پیدا کیا اور اسکی پیدائش کا مقصد عبودیت ٹھہرایا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فضل شامل حال نہ ہو تو انسان فطرت صحیحہ کو چھوڑ کر شیطانی راہوں میں بھٹک جاتا اور اسفل السافلین یعنی ذلت کی اتھاہ گہرائیوں میں گر سکتا ہے۔ یہ وہ خوف ہے جو ایک ذی شعور انسان کو بے چین کر دینے کے لئے کافی ہے۔ خدا کی ذات پر ایمان کے نتیجہ میں یہ خوف زائل ہوتا اور امید و رجاء کا بندھن مضبوط ہوتا ہے۔ اس لئے ایمان وہی قابل تعریف قرار دیا گیا ہے جو خوف و رجاء کے درمیان ہو۔

سب سے بڑھ کر خدا ترس

ہمارے نبی ﷺ اوّل المومنین تھے اسلئے سب سے بڑھ کر اپنے مولیٰ کی خشیت آپ میں تھی۔ جس کی وجہ سے آپ ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے تھے۔ پہلی وحی جو خدا کی طرف سے آپ پر ایک عظیم روحانی انعام تھا۔ آپ کیلئے یہ بھی مقام خوف تھا اس لئے حضرت خدیجہؓ سے آ کر کہا لقد خشیت علیٰ نفسی

(بخاری باب کیف کان بدء الوحی)

• مجھے تو اتنا ڈر پیدا ہوا ہے کہ اپنی جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔

• ایک دفعہ جب بعض صحابہ دنیا سے بے رغبتی کے اظہار کے طور پر عمر بھر شادی نہ کرنے، ساری ساری رات عبادت کرنے اور ہمیشہ روزہ رکھنے کے عہد کر رہے تھے آپ نے انہیں اس بات سے روکا اور اپنے اسوہ پر چلنے کی طرف توجہ دلائی نیز فرمایا دیکھو میں نے شادی بھی کی ہے، رات سوتا بھی ہوں، عبادت بھی کرتا ہوں، روزے بھی رکھتا ہوں اور ناغہ بھی کر لیتا ہوں۔۔۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! آپ کی کیا بات آپ تو اللہ کے رسول ہیں۔ انکا مطلب تھا ہم کمزور اور گناہگار ہیں ہمیں زیادہ نیکیوں کی ضرورت ہے۔ تب آپ نے بڑے جلال سے فرمایا کہ اتقاکم و اعلمکم باللّٰہ انا۔

(بخاری کتاب الایمان باب قول النبی انا اعلمکم باللہ: 19)

کہ تم میں سب سے زیادہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے والا اور اللہ کی معرفت رکھنے والا میں ہوں۔ گویا نجات کے لئے میرے نمونہ کی پیروی تم پر لازم ہے اور یہی امر واقعہ ہے کہ ہمارے نبیؐ ہی سب سے زیادہ خدا ترس انسان تھے۔

نبی کریمؐ اکثر اپنی دعاؤں میں یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ یا مقلب القلوب ثبت قلبی علیٰ دینک۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمادے اور مضبوط کر دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی یہ دعا کرتے ہیں حالانکہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (یعنی ہمیں ہدایت دینے والے) فرمایا ہاں! دل تو رحمان خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے وہ جیسے چاہے اسکو پھیر دے۔

(ترمذی کتاب القدر باب ما جاء ان القلوب بین اصبع الرحمان: 2006)

آپؐ کی خدا ترسی کا یہ عالم تھا کہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو کھول کر سنا دیا کہ تمہارے عمل ہی تمہارے کام آئیں گے میں یا میرے ساتھ رشتہ داری کچھ کام نہیں آ سکتی۔

(بخاری کتاب الوصایا باب ھل یدخل النساء والولد فی الاقارب: 2548)

نیز فرماتے تھے کہ اللہ کی رحمت اور فضل نہ ہو تو مجھ بھی اپنی بخشش کے بارہ میں قطعیت سے کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا۔

(بخاری کتاب المرضی باب تمنی المریض الموت: 5241)

اللہ تعالیٰ کے غناء سے آپؐ کو یہ خوف بھی دامنگیر رہتا تھا کہ نیک اعمال خدا کے حضور قبولیت کے لائق بھی ٹھہرتے ہیں یا نہیں۔

• چنانچہ قرآن شریف میں ذکر ہے کہ سچے مومن وہ ہیں جو اپنے رب کی خشیت کے باعث ڈرتے رہتے ہیں اور اپنے رب کی آیات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں بناتے اور یہ لوگ جب (کسی کو کچھ) دیتے ہیں جو بھی وہ (خدا کی راہ میں) دیں تو ان کے دل خوف زدہ ہوتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

(المومنون: 58 تا 61)

حضرت عائشہؓ کے دل میں ان آیات کے بارہ میں ایک سوال پیدا ہوا اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ وہ لوگ ہیں جو شراب پیتے، چوری (وغیرہ گناہ) کرتے اور پھر اللہ سے ڈرتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ (جو قرآن کی عملی تفسیر تھے) سے بڑھ کر کون ان آیات کی حقیقت بیان کر سکتا تھا۔ آپ نے فرمایا اے صدیق کی بیٹی! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے نمازیں پڑھتے، صدقات دیتے ہیں اور پھر ڈرتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ نیکیاں غیر مقبول ٹھہریں اور رد ہو جائیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نیکیوں میں سبقت کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

(ترمذی کتاب التفسیر القرآن سورۃ المومنون: 3099)

احکام الٰہی کی بجا آوری

نبی کریمؐ کے تقویٰ اللہ کا ایک اظہار اللہ کے احکام کی بجا آوری سے خوب ہوتا تھا جو آپ ایسی مستعدی سے کرتے تھے جسکی مثال نہیں ملتی۔ چنانچہ جب سورۃ نصر میں افواج کے اسلام میں داخلہ پر استقبال کی خاطر اللہ کی تسبیح و حمد اور استغفار کا حکم ہوا تو حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں اسکے بعد آپؐ کی کوئی نماز اس دعا سے خالی نہ جاتی تھی۔ سبحانک اللھم ربنا وبحمدک اللھم اغفرلی۔ اے اللہ۔ تو پاک ہے اے ہمارے رب اپنی حمد کے ساتھ۔ اے اللہ مجھے بخش دے۔

(بخاری کتاب الاذان باب الدعاء فی الرکوع: 752)

رسول کریمؐ احکام الٰہی کی پیروی میں تقویٰ کی باریک راہوں کا خیال رکھتے تھے۔

حضرت ابوقتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر حدیبیہ کے لئے نکلا آپؐ اور آپ کے صحابہ تو احرام میں تھے مگر میں نے احرام نہیں باندھا تھا۔ دوران سفر میں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا اور اس پر حملہ کر کے شکار کر لیا اور حضور کے پاس آ کر یہ کہہ بیٹھا کہ حضور میں احرام سے نہیں تھا اسلئے آپ کی خاطر یہ شکار کر لیا۔ چونکہ محرم کا خود یا اسکی خاطر کسی کا شکار کرنا جائز نہیں۔ حضور نے میرے اس فقرہ کی وجہ سے کہ "میں نے آپ کی خاطر یہ شکار کیا ہے" اُس میں سے کچھ کھانا پسند نہ کیا البتہ اپنے صحابہ کو اس گوشت سے کھانے کی اجازت دیدی۔

(ابن ماجہ کتاب المناسک باب الرخصۃ فی ذلک ان لم یصد لہ: 3084)

اللہ کے نام کی عظمت اور احترام

آنحضرت ﷺ تو خدا کا نام درمیان آ جانے سے ڈر جاتے تھے۔ امیمہ وہ خاتون ہیں جو قبیلہ بنو الجون نے آپ کی لونڈی کے طور پر آپ کی خدمت میں بھجوائی۔ آپ کا ارادہ انکو اپنے عقد میں شامل کرنے کا تھا۔ کسی نے اس بی بی کو کہہ دیا ہوگا کہ پہلے دن سے ہی رسول اللہؐ پر رعب جمانا اور جب تمہارے قریب آئیں تو کہہ دینا کہ میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے ایک باغ میں ان کے لئے خیمہ لگوایا اور جب ان کے پاس تشریف لے گئے ابھی سر پر ہاتھ ہی رکھا تھا کہ اس نے کہا میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تم نے بہت عظیم الشان ہستی کی پناہ مانگی ہے۔ اور پھر اسے عقد سے آزاد کر کے مال و متاع دیکر واپس اسکے قبیلہ میں رخصت کر دیا۔

(بخاری کتاب الطلاق باب من طلق وھل یواجہ الرجل امراتہ بالطلاق: 4853)

تقویٰ کی باریک راہیں

آنحضرت ﷺ ہر لحظہ اپنے رب سے ڈرتے رہتے تھے۔ فرماتے تھے کہ بسا اوقات گھر میں بستر پر ایک کھجور پڑی پاتا ہوں۔ اٹھا کر کھانے لگتا ہوں پھر خیال آتا ہے کہ صدقہ کی نہ ہو اور جہاں سے اٹھائی وہیں رکھ دیتا ہوں۔

(بخاری کتاب اللقطۃ باب اذا وجد تمرۃ فی الطریق: 2252)

رسول اللہؐ نے اپنی اولاد کی بھی اسی رنگ میں

تربیت فرمائی اور ان کے دل میں بھی بچپن سے خوف خدا پیدا کیا۔ ایک دفعہ حضرت امام حسنؓ یا حسینؓ نے گھر میں کھجوروں کا ڈھیر دیکھا اور صدقہ کی ان کھجوروں میں سے ایک کھجور منہ میں ڈال لی۔ نبی کریمؐ نے دیکھ لیا۔ انگلی بچے کے منہ میں ڈالی، کھجور نکال کر باہر پھینک دی اور فرمایا بچے! ہم آل رسولؐ ہیں۔ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب اخذ الصدقۃ التمر:1390)

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھائی۔ اسکے بعد خلاف معمول بڑی تیزی سے صحابہ کی صفیں چیرتے ہوئے گھر تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر بعد واپس تشریف لائے تو ہاتھ میں سونے کی ایک ڈلی تھی۔ فرمایا کچھ سونا آیا تھا وہ مستحقین میں تقسیم ہوگیا۔ یہ سونے کی ڈلی تقسیم ہونے سے رہ گئی تھی۔ نماز میں مجھے خیال آیا تو اسے میں جلدی سے لے آیا ہوں تا کہ قومی مال میں سے کچھ ہمارے گھر میں نہ رہ جائے۔ یہ طہارت نفس اور خوف الٰہی کی کیسی بے نظیر مثال ہے۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب من احب تعجیل الصدقۃ:1340)

آنحضرت ﷺ ہر دم اللہ تعالیٰ کے غنا اور عظمت سے خائف رہتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے میں بسا اوقات ستر مرتبہ استغفار کرتا ہوں اور اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔

(بخاری کتاب الدعوات باب استغفار النبی فی الیوم واللیلۃ:5832)

قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کے قبولیت دعا کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے انکی ایک مشترک خصوصیت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ سب نبی ہم سے چاہت اور خوف سے دعا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی سے جھکنے والے اور خشوع اختیار کرنے والے تھے۔ (الانبیاء:91)

اسی لئے اُن کی دعائیں لائق قبول ٹھہریں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں یہ خصوصیت بھی بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔

دعاؤں میں گریہ وبکا

نبی کریمؐ خوف الٰہی سے اکثر گریہ وزاری کرتے دیکھے جاتے۔ غزوہ بدر کے موقع پر جب آپؐ کے 313 نہتے ساتھیوں کا مقابلہ ایک ہزار کے مسلح جنگجو لشکر سے تھا، آپؐ میدان بدر میں اپنے جھونپڑے میں خدا کے حضور سجدہ ریز ہوکر رو رو کر دعائیں کر رہے تھے، حالانکہ اللہ کی طرف سے فتح ونصرت کے وعدے موجود تھے مگر آپ کی نگاہ اپنے مولیٰ کے غنا پر بھی تھی اسلئے سجدہ میں پڑے گریہ وزاری کررہے تھے۔ بدن پر لرزہ طاری تھا۔ کپکپاہٹ سے کندھوں پر سے چادر سرک کر گررہی تھی اور آپ اپنے مولیٰ سے یہ التجا کررہے تھے۔ اے اللہ! اگر آج اس مختصر سی جماعت کو ہلاک کردیا تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔

(مسلم کتاب الجہاد باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر:3309)

حجۃ الوداع میں عرفات کے میدان میں نبی کریم ﷺ نے خشوع وخضوع، خشیت اور ابتہال سے بھری ہوئی جو دعا کی وہ اپنی ذات میں ایک شاہکار ہے۔ آپؐ اپنے مولا کے حضور کس درد اور کرب سے عرض کرتے ہیں۔

''اے اللہ تو میری باتوں کو سنتا ہے اور میرے حال کو دیکھتا ہے میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی تو مخفی نہیں ہے۔ میں ایک بدحال فقیر اور محتاج ہی تو ہوں تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما اور ڈرا ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہو کر تیرے پاس (چلا آیا) ہوں میں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتا ہوں (ہاں!) تیرے حضور میں ایک ذلیل گناہگار کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینے کی طرح (ٹھوکروں سے) خوف زدہ تجھ سے دعا کرتا ہوں۔ میری گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور میرے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ میرا جسم تیرا مطیع ہو کر سجدے میں گرا پڑا ہے اور ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ! تو مجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ! جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول کرتا اور سب سے بہتر عطا فرمانے والا ہے میری دعا قبول کرلینا۔ (طبرانی جلد 11 ص 174 بیروت)

قرآن شریف میں ان مومنوں کی تعریف کی گئی ہے جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی نماز خشوع کا بہترین نمونہ ہوتی تھی۔ چنانچہ رکوع میں آپ یہ دعا بھی پڑھا کرتے تھے۔

میرے اللہ! تیری خاطر میں نے رکوع کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں۔ اور تجھی پر میرا توکل ہے۔ تو ہی میرا پروردگار ہے۔ میرے کان اور میری آنکھیں، میرا گوشت اور خون، میری ہڈیاں اور میرا دماغ اور میرے اعصاب اس اللہ کی اطاعت میں جھکے ہوئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

گریہ وزاری اور خشوع وخضوع کی یہ کیفیت آپ کی تنہائی کی نمازوں میں خاص طور پر پائی جاتی تھی۔ صحابہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ خدا کے حضور اسطرح گڑگڑاتے تھے کہ آپ کے سینے سے اسکی آواز سنی جاسکتی تھی۔ جو ھنڈیا کے ابلنے کی آواز سے مشابہ ہوتی تھی۔

(نسائی کتاب السہو باب البکاء فی الصلوۃ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضور کو بستر سے غائب پایا تلاش کیا تو مسجد میں تھے۔ (اندھیرے میں) میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے کو چھو گیا۔ آپ کے پاؤں زمین پر گڑے ہوئے تھے اور سجدے کی حالت میں آپ مولیٰ کے حضور یہ زاری کررہے تھے۔ اے اللہ میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔ میں خالص تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف شمار نہیں کرسکتا بے شک تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے خود اپنی تعریف آپ کی ہے۔

(ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب ما جاء فی القنوت:1169)

حضرت مطرفؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کو نماز پڑھتے دیکھا۔ گریہ وزاری اور بکاء سے یوں ہچکیاں بندھ گئی تھیں گویا چکی چل رہی ہے۔ اور ہنڈیا کے اُبلنے کی آواز کی طرح آپ کے سینہ سے گڑگڑاہٹ سنائی دیتی تھی۔

(ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب البکاء فی الصلوۃ:157)

حضرت عبداللہؓ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حجر اسود کے طرف منہ کیا۔ پھر اپنے ہونٹ اس پر رکھ دیئے اور دیر تک روتے رہے۔ پھر اچانک توجہ فرمائی تو حضرت عمر بن الخطاب کو (پہلو میں کھڑے) روتے دیکھا اور فرمایا اے عمر! یہ وہ جگہ ہے جہاں (اللہ کی محبت اور خوف سے) آنسو بہائے جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ کتاب المناسک باب استلام الحجر:2945)

حضرت عبداللہؓ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے عرض کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کوئی بہت پیاری اور خوبصورت سی بات سنائیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا انکی تو ہر ادا ہی پیاری تھی۔ ایک رات میرے ہاں باری تھی۔ آپؐ تشریف لائے اور میرے ساتھ بستر میں داخل ہوئے۔ آپ کا بدن میرے بدن سے چھونے لگا۔ پھر فرمانے لگے اے عائشہ! کیا آج مجھے اپنے رب کی عبادت کرنے دو گی۔ میں نے کہا مجھے تو آپ کا قرب اور آپ کی خواہش عزیز ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آپ اٹھے اور مشکیزہ سے وضو کیا، پھر نماز میں قرآن پڑھنے کھڑے ہوگئے۔ پھر رونے لگے یہاں تک آپ کے آنسوؤں سے دامن تر ہوگیا۔ پھر آپ نے دائیں پہلو سے ٹیک لگائی۔ دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر کچھ توقف کیا پھر رونے لگے۔ یہاں تک کہ آپ کے آنسوؤں سے زمین بھیگ گئی۔ صبح بلالؓ نماز کی اطلاع کرنے آئے تو آپ کو روتے پایا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ بھی روتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے آپ کو بخش دیا۔ فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ پھر فرمانے لگے میں کیوں نہ روؤں جبکہ آج رات مجھ پر یہ آیات اتری ہیں ان فی خلق السموات والارض و اختلاف الیل والنھار۔ آپ نے آل عمران کے آخری رکوع کی آیات پڑھیں اور فرمایا ہلاکت ہے اسکے لئے جس نے یہ آیات پڑھیں اور ان پر غور نہ کیا۔

(الدر المنثور جلد 6:27 ج4 ص409 دار الفکر بیروت)

عہد نبویؐ میں ایک دفعہ سورج گرہن ہوا۔ رسول اللہؐ نماز کسوف پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے۔ بڑے لمبے رکوع اور سجدے کئے۔ آپ اس قدر روتے جاتے تھے کہ ہچکی بندھ گئی۔ اس حال میں رو رو کر یہ دعا کررہے تھے۔

''میرے رب! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا کہ جب تک میں ان لوگوں میں ہوں تو انہیں عذاب نہ دے گا۔ کیا تو نے وعدہ نہیں فرمایا کہ جب تک یہ استغفار کرتے رہیں گے تو ان پر عذاب نازل نہ کرے گا۔ پس ہم استغفار کرتے ہیں۔ (تو ہمیں معاف فرما)۔

(الدر المنثور ج9 ص59 دار الفکر بیروت)

آپ اس وقت تک یہ دعا کرتے رہے جب تک سورج گرہن ختم نہ ہوگیا۔ خشیت کی اس حالت کے باوجود رسول کریم ﷺ کی خدا ترسی کا یہ عالم تھا کہ اپنے مولیٰ کے حضور اپنی مناجات میں اس کا تقویٰ اور خشیت مانگا کرتے۔ کبھی کہتے اے اللہ میرے نفس کو اپنا خوف اور تقویٰ نصیب کردے اور اسے پاک کردے تجھ سے بڑھ کر کون اسے پاک کرسکتا ہے۔ تو ہی اسکا دوست اور آقا ہے۔

(مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل:4899)

کبھی یہ دعا کرتے اے اللہ اپنی وہ خشیت ہمیں عطا کر جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہوجائے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما جاء فی عقد التسبیح:)

تلاوت قرآن اور خشیت الٰہی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جن کو علم دیا گیا ہے۔ جب ان پر رحمان خدا کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے خدا کے حضور ٹھوڑیوں کے بل سجدہ ریز ہوجاتے ہیں اور اللہ خشوع میں انہیں اور بڑھا دیتا ہے۔

(بنی اسرائیل:110)

دوسری جگہ فرمایا کہ قرآن کا کلام سن کر ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بڑھ کر کون اس مضمون کا مصداق ہوسکتا ہے جو سب سے بڑھ کر خدا ترس تھے۔ قرآن پڑھتے اور سنتے ہوئے آپ کی کیفیت بھی یہی ہوتی تھی۔

عبادت الٰہی

کلام الٰہی سن کر آپ پر رقت طاری ہوجاتی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک روز آپؐ نے فرمایا قرآن سناؤ! جب وہ اس آیت پر پہنچے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید و جئنا بک علیٰ ھؤلاء شھیدا تو آپؐ تاب نہ لا سکے اور آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی بہہ نکلی۔ اور ہاتھ کے اشارے سے فرمایا بس کرو۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن باب قول المقرئ للقاری حسبک:4662)

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں رسول اللہؐ کے ساتھ مجھے ایک رات گزارنے کا موقع ملا۔ آپ نے بسم اللہ کی تلاوت شروع کی۔ اور رو پڑے یہاں تک کہ روتے روتے گر گئے۔ پھر بیس مرتبہ بسم اللہ پڑھی ہر دفعہ آپ روتے روتے گر پڑتے۔ پھر آخر میں مجھے فرمانے لگے وہ شخص بہت ہی نامراد ہے۔ جس پر رحمٰن اور رحیم خدا بھی رحم نہ کرے۔

(الاتحاف ج4 ص505 بحوالہ الوفا للجوزی ص549 بیروت)

باقی صفحہ 6 پر

مرتبہ: ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

لانگ ٹرم پلاننگ

حسن نثار اپنے کالم میں لکھتے ہیں۔

کیا کہیں ہماری ساری سوچ ' اپروچ اور سٹریٹیجی ہی تو غلط نہیں؟ ہمیں تو غالب آنے کی بشارت دی گئی تھی اور ہم غالب آئے بھی .... لیکن پھر بھٹک گئے .... بری طرح بہک گئے تو برباد کر دیئے گئے۔

میرا ایمان ہے کہ مسلمان آج جس حالت میں ہیں' کوئی ''شارٹ کٹ'' کوئی ''شارٹ ٹرم منصوبہ'' ہمارے کسی کام نہیں آئے گا بلکہ باؤنس بیک کرے گا۔ لانگ ٹرم پلاننگ کرنا ہو گی .... کسی طویل المیعاد منصوبہ پر کام کرنا ہوگا اور تب تک چوں چرا کئے بغیر مار کھانا ہو گی یا انتہائی Low Profile میں صبر سے اس وقت تک انتظار کرنا ہوگا جب تک ایک بار پھر کوئی ''بدر'' بپا کرنے کے قابل نہیں ہو جاتے لیکن یہ منصوبہ بنائے گا کون کہ آگ اور خون میں گھری امت کے تو موذن .... اذان کے ایک وقت پر متفق نہیں جبکہ مارنے والے مارنے سے پہلے نہ ہمارا فرقہ پوچھتے ہیں نہ علاقہ۔ صرف ایک لفظ کافی ہے ''مسلمان''

''جو لوگ اپنے (ناپسند) کاموں سے خوش ہوتے ہیں اور جو کرتے ہیں ان کے لئے چاہتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے' ان کی نسبت خیال نہ کرنا کہ وہ عذاب سے رستگار ہو جائیں گے' انہیں درد دینے والا عذاب ہو گا'' (سورۃ آل عمران: آیت 188)

''وہ جس کو چاہتا ہے' دانائی بخشتا ہے اور جس کو دانائی ملی بے شک اس کو بڑی نعمت ملی اور نصیحت تو وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو عقل مند ہیں''۔

(سورۃ البقرہ: آیت 269)

''جن لوگوں نے اپنے دین میں رستے نکالے اور کئی کئی فرقے ہو گئے' ان سے تم کو کچھ کام نہیں ان کا کام اللہ کے حوالے۔ پھر جو جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہ ان کو بتائے گا۔'' (سورۃ الانعام: آیت 160)

(جنگ 19 نومبر 2001ء)

جہاد کے متعلق غلط فہمیاں

جناب ایم ایم حسن لکھتے ہیں:۔

حقیقت یہ ہے کہ جہاد کے معنی عموماً جنگ کے سمجھے جاتے ہیں مگر یہ بات غلط ہے۔ لغت میں اس کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں اور اس کے اصطلاحی معنی حق کی بلندی اور اس کی اشاعت اور حفاظت کے لئے ہر قسم کی جدوجہد، قربانی اور ایثار گوارا کرنا اور ان تمام جسمانی اور مالی و دماغی قوتوں کو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو ملی ہیں، اس راہ میں صرف کرنا، یہاں تک کہ اس کے لئے اپنی، اپنے عزیز و اقارب، اہل وعیال اور خاندان وقوم کی جان تک کو قربان کر دینا، اور حق کے مخالفوں اور دشمنوں کی کوششوں کو توڑنا اور ان کی تدبیروں کو رائیگاں کرنا، ان کے حملوں کو روکنا اور اس کے لئے اگر میدان جنگ میں ان سے لڑنا پڑے تو اس کے لئے بھی پوری طرح تیار رہنا بھی جہاد ہے اور یہ اسلام کا ایک رکن اور بہت بڑی عبادت ہے۔ مگر افسوس کہ مخالفین نے اتنے اہم اور اتنے ضروری اور اتنے وسیع مفہوم کو، جس کے بغیر دنیا میں کوئی تحریک نہ کبھی کامیاب ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے، صرف دشمنان دین کے ساتھ جنگ کے تنگ میدان میں محصور کر دیا ہے۔

ایک عام غلط فہمی یہ ہے کہ ''جہاد'' اور ''قتال'' دونوں ہم معنی ہیں حالانکہ یہ دونوں الفاظ قرآن مجید میں الگ الگ استعمال ہوئے ہیں۔ جہاد فی سبیل اللہ کا مطلب خدا کی راہ میں جہاد کرنا ہے جب کہ قتال فی سبیل اللہ کے معنی خدا کی راہ میں لڑنا ہے چنانچہ ہر جہاد قتال نہیں ہے۔ **علماء کی اصطلاح میں جہاد کی سب سے اعلیٰ قسم خود اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرنا ہے اور اسی کا نام جہاد اکبر ہے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے صحابہ سے، جو ابھی ابھی لڑائی کے میدان سے واپس لوٹے تھے، یہ فرمایا ''تمہارا آنا مبارک ہو۔ تم چھوٹے جہاد (غزوہ) سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہو کیونکہ بڑا جہاد بندہ کا اپنے ہوائے نفس سے لڑنا ہے''**

یہ جاننا چاہئے کہ مسلمان کی جنگ دنیا کے مادی فائدے بٹورنے کے لئے نہیں ہے بلکہ دنیا کے اخلاقی وتمدنی بگاڑ کو اصول حق کے مطابق درست کرنے کے لئے ہے، جسے مجبوراً اس وقت اختیار کیا جاتا ہے جب کہ مزاحم قوتیں دعوت وتبلیغ کے ذریعہ سے اصلاح کو ناممکن بنا دیں۔

حکم الٰہی ہے ''اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو، جو تم سے لڑتے ہیں، مگر زیادتی نہ کرو کہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔ (2:190) یعنی تمہاری جنگ نہ تو اپنی مادی اغراض کے لئے ہو، نہ ان لوگوں پر ہاتھ اٹھاؤ، جو دین حق کی راہ میں مزاحمت نہیں کرتے، اور نہ لڑائی میں جاہلیت کے طریقے استعمال کرو۔ عورتوں، بچوں اور بوڑھوں اور زخمیوں پر دست درازی نہ کرنا۔ دشمن کے مقتولوں کا مثلہ کرنا، کھیتوں اور مویشیوں کو خواہ مخواہ برباد کرنا اور دوسرے تمام وحشیانہ اور ظالمانہ افعال اور ''حد سے گزرنے'' کی تعریف میں آتے ہیں اور حدیث میں ان سب کی ممانعت وارد ہے۔ قوت کا استعمال صرف وہیں کیا جائے، جہاں وہ ناگزیر ہو، اور اسی حد تک کیا جائے جتنی اس کی ضرورت ہو۔

اسلام میں کسی کو جبراً مسلمان بنانے کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہے اور یہ کبھی بھی جہاد کا مقصد نہیں رہا ہے کیونکہ یہ واضح فرمان الٰہی ہے کہ ''دین کے معاملے میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے'' (2:256) یعنی اسلام کا یہ اعتقادی اور اخلاقی وعملی نظام کہیں پر بھی زبردستی نافذ نہیں کیا جاسکتا۔

(نوائے وقت 29 اکتوبر 2002ء)

جمہوری انداز میں

یہ اہم ترین دینی مسئلہ جو نوے برس سے پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ذہنی خلفشار کا باعث بنا ہوا تھا جس کی وجہ سے ملک کو پہلے مارشل لاء کی لعنت کا سامنا کرنا پڑا جس کے حل کے لئے شمع رسالت کے ہزاروں پروانوں نے اپنی زندگیاں قربان کر دیں۔ جسے مفاد پرست اور سیاست دانوں نے ہمیشہ اپنے سیاسی مقصد کے تحت استعمال کیا اور بجائے اسے حل کرنے کے معصوم عوام کے جذبات سے کھیلتے رہے جناب بھٹو نے دوسرے سیاستدانوں کے برعکس قوم کو اس معاملے میں بھی صحیح قیادت فراہم کی بجائے اس کے کہ وہ دوسروں کی طرح عوام کے جذبات کو سیاسی مقاصد کے تحت بوقت ضرورت دبانے اور ابھارنے کا پرانا وطیرہ اختیار کرتے انہوں نے ایک سچے مسلمان کی طرح خلوص دل سے کوشش کی کہ اسے جمہوری انداز میں ہمیشہ کے لئے حل کر دیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے پارلیمنٹ کی طرف رجوع کیا جس نے پوری تفصیل کے ساتھ جائزہ لے کر عقیدہ ختم نبوت کو آئینی تحفظ مہیا کر دیا۔ اس طرح منکرین ختم نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر قومی زندگی کا ایک انتہائی پریشان کن باب ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔ ایک نازک مذہبی مسئلے کو جذبات سے بالاتر ہو کر جمہوری انداز میں حل کرنا ذوالفقار علی بھٹو کے پائے کے سیاستدان ہی کا کام تھا ان سے قبل کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس نازک مسئلے کو اس طرح حل کیا جاسکتا ہے۔

(پاکستان پیپلز پارٹی کی اسلامی خدمات ص 5 شعبہ اطلاعات پاکستان پیپلز پارٹی راولپنڈی مساوات پریس 15 نکلسن روڈ لاہور)

عورت کی گواہی

وقار ملک اپنے کالم میں سابق آئی جی پولیس سردار محمد چوہدری کے خیالات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

سوال ...... ہمارے ہاں یہ تاثر عام ہے کہ اسلام میں عورت کی گواہی کو آدھا تسلیم کیا گیا ہے' آج جبکہ خواتین مختلف شعبوں میں مردوں سے بہتر صلاحیتوں کا مظاہرہ کر رہی ہیں' ان کی صلاحیتوں کے تناظر میں ایک تعلیم یافتہ عورت کی گواہی ایک جاہل مرد کے برابر کیوں نہیں ہو سکتی۔ کیا اس ضمن میں اجتہاد کی ضرورت نہیں ہے؟

جواب ...... اسلام میں عورت اور مرد کی گواہی برابر اور ہم وزن ہے۔ یہ تصور کہ عورت کی گواہی مرد کے مقابلے میں آدھی ہوتی ہے' ایک غلط تصور ہے۔ قرآن مجید میں صرف مالی معاملات کے حوالے سے اس کا ذکر آتا ہے کہ اگر کوئی بالغ باہوش مرد گواہ میسر نہ ہو تو پھر کسی عورت کو گواہ رکھ لیا جائے اور بہتر ہے کہ اس گواہ عورت کی یاد دہانی کے لئے ایک دوسری خاتون کو بھی اس کے ساتھ مقرر کر لیا جائے۔ یہ وہ شق ہے جس کی وضاحت غلط طور پر اس طرح سے کی گئی ہے کہ عورت کی گواہی آدھی ہے۔ فی الحقیقت ایک عورت کا دوسری عورت کی معاونت کے لئے مقرر کرنا ایک بہت بڑی حکمت ہے۔ ذرا سوچیے! کہ آج سے چودہ سو سال پہلے جب خواتین کی تعلیم کا رواج تک نہیں تھا اور بہت سے دنیاوی معاملات میں ان کا تجربہ بھی اتنا زیادہ نہیں تھا' جب کوئی عورت قاضی کے سامنے پیش ہوتی تو اس کا نروس ہو جانا ایک یقینی امر تھا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی حکمت کی راہنمائی میں یہ حکم آیا کہ اس صورت میں ایک مددگار خاتون' گواہ خاتون کے ساتھ ہوتا کہ اسے مردوں کے تسلط کی دنیا میں ایک نفسیاتی ڈھارس مل سکے۔

سوال ...... چودھری صاحب! آج تو خواتین ملک کی صدر اور وزیر اعظم بھی بن چکی ہیں اور پھر بعض مواقع ہی ایسے ہوتے ہیں جن کی صرف ایک خاتون ہی گواہ ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں کیسے اس کی گواہی کو آدھی قرار دیا جاسکتا ہے؟

جواب ...... جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے' حقیقت میں عورت کی گواہی مرد کے برابر ہے۔ صرف مالی معاملات میں ایک معاون کی گنجائش موجود ہے۔ باقی ہر معاملے میں عورت کو ایسے معاون کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب جبکہ خواتین میں تعلیم عام ہو چکی ہے اور معاشرے میں ایسی فضا بھی بن چکی ہے کہ وہ نفسیاتی دباؤ سے کافی حد تک آزاد ہیں' حتیٰ کہ وہ کئی ممالک میں قیادت بھی کر رہی ہیں۔ ان حالات کے تناظر میں عورت کی گواہی کو پوری گواہی تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہونا چاہئے اور یہی اجتہاد کا تقاضا ہے ...... اس حوالے سے قرآن مجید کی جو حکمت نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ ایسی صورتیں بھی ممکن ہیں جہاں پر صرف ایک ہی عورت کی گواہی کافی ہے' مثال کے طور پر کسی گھر میں کوئی چور یا ڈاکو آ گھسے اور اس وقت گھر میں صرف ایک خاتون موجود ہو تو جب مقدمہ چلے گا تو پھر اس خاتون کی گواہی نہ صرف متعلقہ ہو گی بلکہ کافی بھی ہو گی۔ ایسی صورت میں کسی معاون خاتون کو شامل نہیں کیا جا سکتا اور جو خاتون خانہ اس وقت موجود تھی' اس کی گواہی کے بغیر گزارہ نہیں ہو سکتا۔

(روزنامہ پاکستان 18 مئی 2000ء)

سگریٹ نوشی کے نقصانات اور اسے چھوڑنے کے طریق

پاکستان میں دل کی بیماریوں میں مبتلا 83% لوگوں کی وجۃ تمباکو نوشی ھے

اقبال حیدر یوسفی صاحب

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تمباکو نوشی سے پیدا ہونیوالی خرابیاں اور بیماریاں لاتعداد ہیں۔ بلکہ اب تو جدید تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ صرف تمباکو کے دھوئیں میں 4000 سے زائد کیمیائی اجزا شامل ہیں۔ جو انسانی زندگی کے لئے انتہائی خطرناک ہیں جو اس دھوئیں میں سانس لینے والے دیگر افراد کیلئے بھی انتہائی خطرناک بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ جن میں پھیپھڑوں کا سرطان بلند فشار خون اور دل کا دورہ نمایاں ہے ایک اندازہ کے مطابق اس وقت تقریباً 70 کروڑ بچے تمباکو سے متاثر ہیں یہ بچے گھروں میں تمباکو نوشی کے سبب پیدا ہونے والے دھوئیں کے باعث متاثر ہیں۔ یہ بچے سانس کی بیماریوں دمہ، T.B، نمونیہ، اچانک موت (SIDS) جیسی بیماریوں میں مبتلا ہیں اور شدید تکلیف دہ حالت میں ہسپتالوں اور گھروں میں پڑے ہوئے ہیں۔

جو تمباکو نوشی کرتے ہیں انہیں کم از کم اپنے پیاروں کی خاطر گھر کے اندر سگریٹ پینا بند کر دینا چاہئے۔ اولی تو کوشش کر کے مستقل طور پر چھوڑ دی جائے اگر فی الفور ایسا ممکن نہ ہو تو گھروں میں سگریٹ نہ پی جائے۔ بے شمار معاشی اور جسمانی نقصانات کے باوجود پاکستان میں سگریٹ کی کھپت بڑھتی جارہی ہے۔ 1997ء کی قومی صحت پالیسی میں حکومت پاکستان نے تمباکو نوشی کو ملک میں بیماری اور موت کی بڑی وجہ قرار دیا ہے پاکستان میں دل کی بیماریوں میں مبتلا 83% لوگ تمباکو نوشی کی وجہ سے ہیں۔

اس وقت پوری دنیا میں تقریباً 40 لاکھ افراد سالانہ تمباکو نوشی کی وجہ سے مختلف بیماریوں، گلے کا کینسر، السر، T.B، دمہ، پھیپھڑوں کا کینسر دل کے مختلف عوارض میں مبتلا ہو کر شدید اذیت ناک موت کا شکار ہو جاتے ہیں یعنی ہر ایک سیکنڈ میں 80 سا افراد موت کا لقمہ بن جاتے ہیں۔ حیرت ہے کہ اتنی مہلک اور اموات کے باوجود کبھی بھی اس کے خلاف کوئی موثر احتجاج یا آواز بلند نہیں ہوئی۔

ہم جانتے ہیں کہ یہ انتہائی نقصان دہ چیز ہے۔ پھر ہم اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ شاید اس لئے کہ نکوٹین سب سے بری اور طاقتور چیز ہے اور نکوٹین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ تمباکو ہے۔ جب لوگ سگریٹ چھوڑنا چاہتے ہیں تو نکوٹین کی عدم دستیابی کی وجہ سے وہ سر درد، پریشانی، چڑچڑاپن، ڈیپریشن، قبض، اور بے چینی کا شکار ہو جاتے ہیں۔

تمباکو نوشی ترک کرنے کے فوائد

سگریٹ نوشی ترک کر کے اس کے نتیجہ میں جہاں آپ کی صحت بہتر ہو گی وہاں اس سے بچنے والی رقم تحریک جدید، وقف جدید، کفالت یتامیٰ فنڈ اور دوسری مدات میں دے سکتے ہیں۔ سگریٹ چھوڑنے سے آپ کی جو بچت ہوگی اس سے آپ اپنے بچوں کی بہبود پر خرچ کر سکتے ہیں۔ اس طرح بچنے والی رقم سے آپ اپنی چھٹیاں تفریحی مقام پر گزار سکتے ہیں۔ سگریٹ چھوڑ کر ہم اپنی عمر میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ ہمیں اپنے علاج پر کم خرچ کرنا پڑے گا۔ دل کے عارضہ کا خدشہ کم ہو جائے گا، گلے کی تکالیف نہ ہوں گی۔ سینے اور سانس میں کھڑکھڑاہٹ نہیں ہوگی۔ اپنے بچوں سے اپنی یہ بری عادت چھپانا نہیں پڑے گی۔ اپنے بزرگوں کے سامنے شرمندگی اٹھانا نہیں پڑے گی۔ بزرگوں سے بات کرتے وقت منہ سے نکلنے والی تمباکو کی بدبو کے احساس سے دور رہ کر بات نہ کرنا پڑے گی اپنے بزرگوں سے اس بری عادت کی وجہ سے ڈانٹ نہیں سننا پڑے گی۔ انگلیوں کی پوریں خراب اور بدنما نہیں ہوں گی۔ اس سے زیادہ ورزش کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی اپنے گھر کی سیڑھیاں چڑھنے یا اترنے میں دشواری نہیں ہوگی۔ عمر طویل ہوگی اور اپنے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں سے کھیل سکیں گے کھانے کی خوشبو اچھی لگے گی۔ خوب سیر ہو کر کھائیں گے۔ چہرے پر جھریاں کم ہوں گی۔ بڑھاپا دیر سے آئے گا، کھانسی کی شکایت نہ ہوگی، ہمارے بچے اس بری عادت کا شکار نہ ہونگے۔ دانت صاف اور سفید ہوں گے اور صحت مند ہونگے۔ بچے تمباکو کے دھوئیں سے پیدا ہونے والی تکلیفوں سے محفوظ رہیں گے۔ پبلک مقامات پر سموکنگ ایریا ڈھونڈنے کی زحمت نہ ہوگی۔ کپڑوں پر سگریٹ سے جلنے کے نشانات نہیں ہونگے دلجمعی سے تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ السر نہ ہوگا، تپ دق کا اندیشہ نہ ہوگا۔ پھیپھڑوں کا کینسر نہ ہوگا، بچوں کو ٹی بی، دمہ وغیرہ کا اندیشہ نہ ہوگا، ہوا میں آلودگی کا مسئلہ نہ ہوگا، بچے صحت مند ہونگے، گھر آلودہ نہ ہوگا، گھر کے افراد ہمارے پیارے ہماری تکلیفوں کی وجہ سے پریشان نہ ہوں گے۔ پیدا ہونے والے بچے نکوٹین کے اثرات سے محفوظ ہونگے۔ طاقت زیادہ ہوگی۔ پیسے کی بچت ہوگی، ایک بری عادت کی غلامی سے آزاد ہو جاویں گے، ہم اپنے بچوں کے لئے اچھے والدین ثابت ہونگے، قوت مدافعت زیادہ ہوگی قوت ارادی مضبوط ہوگی، ہمارا شمار تمباکو سے متاثرہ افراد میں نہ ہوگا۔ تمباکو نوشی چھوڑ کر ہم ایک مثالی کردار بن جائیں۔

لوگ ہماری مثالیں دیں گے کہ انہوں نے تمباکو نوشی چھوڑ دی ہے۔ رات بھر کھانس کر دوسروں کی نیند خراب نہیں ہوگی۔

مندرجہ بالا فوائد میں سے کسی ایک کو بھی جواز بنا کر ہی سگریٹ نوشی چھوڑنے کا عہد کریں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے محبوب امام (بانی سلسلہ احمدیہ) کے حکم کی وجہ سے سگریٹ/تمباکو نوشی چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا۔

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی مجلس شوریٰ

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کی تیرھویں مجلس شوریٰ مورخہ 19 اور 20/اکتوبر 2002ء کو منعقد ہوئی اس کا پہلا اجلاس گیارہ بجے صبح شروع ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم اور خادم کے عہد دہرائے جانے کے بعد صدر مجلس محترم مظفر احمد صاحب نے افتتاحی خطاب کیا اور مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ بعد ازاں مکرم فیضان اعجاز صاحب معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے قواعد و ضوابط مجلس شوریٰ ایوان میں پڑھے۔ مکرم ڈاکٹر اظہر الحق صاحب ایڈیشنل سیکرٹری شوریٰ نے گزشتہ سال کی منظور شدہ تجویز پر عملدرآمد کی رپورٹ پڑھ کر سنائی نیز شوریٰ 2002ء کا ایجنڈا اور رد شدہ تجاویز ایوان میں پیش کیں۔ ان تجاویز کو رد کئے جانے کی وجوہات متعلقہ مہتممین نے ایوان میں پیش کیں۔ پھر ایجنڈے میں موجود تجاویز برائے مال اور صنعت و تجارت کی سب کمیٹیز کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر مجلس نے مکرم نعیم اللہ خالد صاحب ریجنل قائد Wurttemburg کو کمیٹی برائے مال کا صدر اور مکرم طارق محمود صاحب مہتمم مال کو سیکرٹری مقرر کیا۔ اور سب کمیٹی صنعت و تجارت کیلئے مکرم طارق سہیل صاحب ریجنل قائد Pfalz کو صدر اور مکرم انیس بٹ صاحب مہتمم صنعت و تجارت کو سیکرٹری مقرر کیا۔

اجلاس دوم میں مہتممین مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے متعلقہ شعبہ جات کی رپورٹس پیش کیں جن پر نمائندگان نے تعمیری اور سیر حاصل بحث کی۔ اس سیشن میں مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ جرمنی کی راہنمائی ایوان کو حاصل رہی۔

اگلے روز شوریٰ کی کارروائی کا آغاز ساڑھے آٹھ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں سیکرٹریان سب کمیٹیز نے متعلقہ سب کمیٹیز کی رپورٹس ایوان میں پیش کیں۔ جن پر بحث کے بعد مفید مشورہ جات سامنے آئے۔

اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کی صدارت میں دعا سے ہوا۔ اس اجلاس میں پہلے آپ نے آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا انتخاب کروایا۔ پھر آپ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے خطاب کے بعد اختتامی دعا کرائی جس کے ساتھ ہی یہ مجلس شوریٰ اپنے اختتام کو پہنچی۔

امسال مجلس شوریٰ حاضری کے اعتبار سے کچھ اس طرح رہی۔ شرکاء کی کل حاضری 452 رہی۔ جن میں 22 ریجنل قائدین، 188 قائدین مجالس، 61 نمائندگان مجالس، 36 اعزازی ممبران، 30 نیشنل عاملہ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، 5 نیشنل عاملہ ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ جرمنی، 108 زائرین اور 2 مہمان شامل تھے۔

(طاہر افتخار، سیکرٹری مجلس شوریٰ مجلس خدام الاحمدیہ۔ جرمنی)

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی اکتوبر/نومبر 2002ء)

بقیہ صفحہ 4

کبھی روتے روتے عرض کرتے۔ اے اللہ مجھے آنسو بہانے والی آنکھیں عطا کر جو تیری خشیت میں آنسوؤں کے بہنے سے دل کو ٹھنڈا کر دیں پہلے اس سے کہ آنسو خون اور پتھر انگارے بن جائیں۔

(کتاب الدعاء جلد 3 ص 1480 از علامہ طبرانی مطبوعہ بیروت)

الغرض اس فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی یہی دلدوز چیخ و پکار اور دعائیں ہی تو تھیں جنہوں نے عرش الٰہی کو ہلا کر رکھ دیا اور یک دفعہ سرزمین عرب میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہوا کہ پہلے اس سے نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سردہ چک نمبر 84 فتح ضلع بہاولپور حال دارالبرکات ربوہ ولد مکرم چوہدری محمد دین صاحب بعمر 60 سال مورخہ 20 دسمبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک علی الصبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ پنجوقتہ نمازی، پرہیز گار اور بہت سی خوبیوں کے مالک وجود تھے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، مورخہ 22 دسمبر 2002ء کو بعد نماز فجر بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد دعوت الی اللہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کرائی۔ آپ کے بیٹے مکرم وسیم احمد سردہ صاحب مربی سلسلہ بوسنیا، جنازے میں شرکت کیلئے بوسنیا سے ربوہ بروقت پہنچ گئے۔ ان کے علاوہ پسماندگان میں آپ نے اہلیہ اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم حافظ پرویز اقبال صاحب نائب پرنسپل مدرسۃ الحفظ کے چچا تھے۔ آپ نے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے تحت اپنی آنکھوں کے عطیہ کی وصیت بھی کی تھی۔ چنانچہ آپ کی وفات کے کچھ دیر بعد ہی ڈاکٹر صداقت احمد صاحب اور آئی بینک کی ٹیم نے آنکھوں کے عطیہ کے حصول کی کارروائی مکمل کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم شیخ عبدالمالک صاحب ڈیفنس گارڈن کراچی لکھتے ہیں۔ مکرم شیخ عبدالماجد صاحب آف لاہور حال حلقہ کلفٹن کراچی گزشتہ ڈیڑھ سال سے صاحب فراش ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترم شیخ عبدالرشید صاحب ساجد نوشہرہ چھاؤنی دل کے کامیاب آپریشن کے بعد روبصحت ہیں۔ احباب کرام سے ان کی مکمل اور جلد صحت یابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

الفضل کا سالانہ نمبر 2002ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 27 دسمبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک مرکزی جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء کے موضوع پر روزنامہ الفضل کا سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ 88 صفحات پر مشتمل اس ضخیم نمبر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایمان افروز خطابات، دیگر مقررین کی تقاریر، برطانیہ کے حالات اور تاریخی معلومات پر مبنی مضامین شامل کئے گئے ہیں۔ اس سالانہ نمبر کیلئے حضور انور نے اپنی ایک دلآویز تصویر خاص طور پر دستخطوں کے ساتھ ارسال فرمائی جو شامل اشاعت ہے۔ اس قیمتی نمبر کی قیمت صرف -/50 روپے مقرر کی گئی ہے۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ محمد اکرم حنیظ صاحب مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ فیصل آباد لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ فیصل آباد کے مخلص کارکن مکرم کرامت اللہ چچہ صاحب مورخہ 14 نومبر 2002ء بعمر 50 سال وفات پا گئے۔ آپ کو بطور سیکرٹری اصلاح وارشاد لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی بوقت وفات وہ حلقہ حاجی آباد کے نگران تھے۔ اور کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ مورخہ 14 نومبر 2002ء کو ان کی نماز جنازہ بعد نماز جمعہ احمدیہ بیت الفضل فیصل آباد میں محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب سابق امیر ضلع فیصل آباد نے پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد نماز عصر بیت المبارک میں مرحوم کی نماز جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی قبر تیار ہونے پر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب زیر تعلیم ہیں سب سے چھوٹا بیٹا مدرسۃ الحفظ کے پہلے سال میں ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا کفیل و کارساز ہو اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

پنجاب یونیورسٹی کالج آف انفارمیشن ٹیکنالوجی لاہور نے بی ایس سی (آنرز) کمپیوٹر سائنس اور ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 31 جنوری 2003 تک وصول کئے جائیں گے مزید معلومات کیلئے جنگ 23 دسمبر 2002۔

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد فیکلٹی آف مینجمنٹ سائنسز نے MCS، MBA، ریگولر BS کمپیوٹر سائنس اور BBA (آنرز) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم 15 جنوری 2003ء تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے ڈان 22 دسمبر 2002ء۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 27 دسمبر 2002ء

12-05 a.m	عربی سروس
1-05 a.m	واقفین نو بچوں کا پروگرام
1-35 a.m	مجلس سوال و جواب
2-40 a.m	فوٹوگرافی
3-10 a.m	سنگ میل
4-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-35 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-00 a.m	یسرنا القرآن
6-30 a.m	مجلس عرفان
7-00 a.m	تعلیم القرآن
7-30 a.m	کبڈی سیمی فائنل
8-35 a.m	تعارفی پروگرام
9-40 a.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
10-00 a.m	ہومیو پیتھی کلاس
11-10 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	سرائیکی سروس
1-40 p.m	مجلس عرفان
2-10 p.m	اردو تقریر
2-50 p.m	مکرم بشیر احمد چاہڑیو سے گفتگو
3-25 p.m	انڈونیشین سروس
4-25 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
6-00 p.m	خطبہ جمعہ براہ راست
7-00 p.m	بنگلہ ملاقات
7-30 p.m	ایتھوپیا کی سیر
8-05 p.m	خطبہ جمعہ
8-20 p.m	سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
9-00 p.m	فرانسیسی سروس
10-00 p.m	جرمن سروس
11-00 p.m	جرمن زبان میں چند پروگرام

ہفتہ 28 دسمبر 2002ء

12-10 a.m	عربی سروس
1-10 a.m	یسرنا القرآن
1-35 a.m	مجلس عرفان
2-05 a.m	تقریر
2-45 a.m	خطبہ جمعہ
3-00 a.m	ایتھوپیا کی سیر اور تعارف
3-30 a.m	درس حدیث
3-55 a.m	ہومیو پیتھی کلاس
5-00 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ درس حدیث۔ عالمی خبریں
5-50 a.m	یسرنا القرآن
6-20 a.m	مجلس سوال و جواب
7-25 a.m	گفتگو۔ اسراف سے متعلق
8-05 a.m	اردو کلاس
9-15 a.m	انوار العلوم
10-05 a.m	جرمن ملاقات
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، عالمی خبریں
11-30 a.m	لقاء مع العرب
12-30 p.m	فرانسیسی سروس
2-10 p.m	ترجمۃ القرآن
3-40 p.m	انڈونیشین سروس
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث، عالمی خبریں
5-50 p.m	اردو کلاس
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-05 p.m	فرانسیسی سروس
10-40 p.m	جرمن سروس
11-45 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 29 دسمبر 2002ء

12-45 a.m	عربی سروس
1-30 a.m	یسرنا القرآن
1-50 a.m	مجلس عرفان
2-55 a.m	چلڈرنز کلاس
4-00 a.m	جرمن ملاقات
5-05 a.m	تلاوت قرآن کریم، سیرت النبیؐ، عالمی خبریں
6-00 a.m	چلڈرنز کلاس
6-30 a.m	مجلس سوال و جواب
7-30 a.m	اسراف کے موضوع پر گفتگو
8-10 a.m	خطبہ جمعہ
9-10 a.m	تاریخ احمدیت
10-00 a.m	لجنہ ملاقات
11-05 a.m	تلاوت قرآن کریم۔ عالمی خبریں
11-40 a.m	لقاء مع العرب
12-45 p.m	سپینش سروس
1-55 p.m	عبید اللہ علیم کے ساتھ ایک شام
2-40 p.m	تاریخ احمدیت
3-10 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	فصل الخطاب کا تعارف
5-05 p.m	تلاوت قرآن کریم، سیرت النبیؐ، عالمی خبریں
6-00 p.m	مجلس عرفان
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-05 p.m	ملاقات
9-05 p.m	ملاقات
10-05 p.m	جرمن سروس
11-10 p.m.	لقاء مع العرب

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	26-دسمبر	زوال آفتاب	:	12-09
جمعرات	26-دسمبر	غروب آفتاب	:	5-13
جمعہ	27-دسمبر	طلوع فجر	:	5-37
جمعہ	27-دسمبر	طلوع آفتاب	:	7-05

نازک صورتحال پر بات چیت کیلئے پاکستان

آیا ہوں ایران کے صدر سید محمد خاتمی پاکستان کے تین روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچے۔ ائرپورٹ پر وزیر خارجہ اور وفاقی وزیر برائے پانی و بجلی نے ان کا استقبال کیا۔ روانگی سے قبل انہوں نے مہر آباد ائرپورٹ پر اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دورہ پاکستان کا مقصد خطے کی نازک صورتحال اور باہمی تعلقات پر تبادلہ خیال کرنے آیا ہوں۔

ربوہ اور گردونواح میں بارش

موسم سرما کی پہلی بارش سے ربوہ اور گردونواح سمیت پنجاب کے اکثر علاقوں میں سردی میں اضافہ ہوگیا ہے اس کے علاوہ خشک موسم کی وجہ سے پھیلنے والی بیماریوں میں کمی ہوگی۔ موسم سرما میں بوئی جانے والی آلو اور گندم کی فصلوں کے لئے بھی یہ بارش فائدہ مند ہے۔

طیارہ مار گرایا

عراق نے جنوبی نو فلائی زون میں امریکہ کا ایک جاسوسی طیارہ مار گرایا ہے۔

☆ مکرم ڈاکٹر سید مشہود احمد صاحب واقف زندگی۔ آپ اعلیٰ تعلیم کے لئے آج کل امریکہ تشریف لے گئے ہیں۔

☆ مکرم سید میر محمود احمد صاحب واقف زندگی نائب ناظر تعلیم ربوہ۔

☆ مکرم سید خالد مقصود احمد صاحب

☆ مکرم سید ناصر داؤد احمد صاحب

آپ کے شمائل

محترم سید میر مسعود احمد صاحب کا تعلق سلسلہ کے ممتاز علمی، روحانی اور خدمت کرنے والے گھرانے سے ہے۔ آپ کے دادا حضرت میر ناصر نواب صاحب، والد حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ہیں۔ بھائیوں میں محترم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ اور مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ شامل ہیں۔ آپ خدا کے فضل سے غیر معمولی ذہین اور وسیع مطالعہ رکھنے والے۔ مسائل پر سیر حاصل بحث اور گفتگو کا ملکہ رکھنے والے وجود تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی حافظہ سے بھی نوازا تھا اور اس وجہ سے اور اپنی ذاتی دلچسپی سے علم الانساب کے ماہر تھے۔ سلسلہ کے پرانے خاندانوں اور رفقاء حضرت مسیح موعود کے بارہ میں معلومات کا خزانہ تھے۔ آخری چند سالوں میں آپ کو خلافت لائبریری میں بیٹھ کر علمی و تحقیقی کام کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید اور بعض دیگر رفقاء کے بارہ میں ٹھوس تحریرات آپ کی یادگار ہیں۔ متخصصین کی راہنمائی اور ان کے ساتھ مشفقانہ سلوک اور علم کی حوصلہ افزائی آپ کے شمائل کا حصہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ آپ جیسے اہل علم بزرگ جماعت کو عطا کرتا چلا جائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل اور آپ کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ادارہ الفضل آپ کے جملہ لواحقین سے اس صدمہ کے موقع پر اظہار تعزیت کرتا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

خدمات بجالاتے رہے۔

بیرون ملک روانگی

1962ء میں آپ کا تقرر بطور مربی سلسلہ ڈنمارک کیا گیا جہاں آپ تین سال تک کام کرتے رہے۔ 1969ء میں آپ دوبارہ ڈنمارک تشریف لے گئے اور 1973ء میں واپس آئے۔ 1975ء میں آپ کی تقرری سوئٹزر لینڈ میں ہوئی جہاں آپ نے ایک سال 4 ماہ تک کام کیا۔ پھر یہاں سے واپس ڈنمارک تقرری ہوئی اور دسمبر 1982ء تک آپ ڈنمارک میں رہے۔ یوں آپ کو تقریباً پندرہ سال تک مختلف اوقات میں یورپ میں بطور مربی سلسلہ خدمات کی توفیق ملی۔

مرکز میں خدمات

1966ء سے 1969ء تک آپ ربوہ میں نائب وکیل الدیوان، انچارج دفتر وکالت دیوان وسیکرٹری مجلس تحریک جدید اور پھر وکیل الدیوان مقرر ہوئے۔ اسی دوران آپ ممبر مجلس کارپرداز بھی بنے۔ آپ کو قائم مقام وکیل اعلیٰ اور قائم مقام وکیل التبشیر بھی رہنے کا موقع ملا۔ دسمبر 1982ء میں ڈنمارک سے واپسی پر آپ کا تقرر بطور وکیل صد سالہ جشن تشکر ہوا۔ اس عہدہ پر آپ 1992ء تک فائز رہے اور یکم اگست 1992ء سے آپ نگران متخصصین مقرر ہوئے اور آخر تک آپ اس عہدہ پر فائز تھے۔ آپ تادم آخر مجلس تحریک جدید کے ممبر بھی تھے۔

شادی واولاد

آپ کی شادی حضرت مصلح موعود کی نواسی محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب مرحوم سے ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے چار صاحبزادوں سے نوازا۔

مختلف ممالک پر امریکی حملے

دوسری جنگ عظیم سے اب تک امریکہ دنیا کے 23 ممالک میں بمباری کر چکا ہے۔ ان ممالک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ملک کا نام	بمباری کا سال
چین	1945-46ء
کوریا	1950-53ء
گوئٹے مالا	1954ء
انڈونیشیا	1958
کیوبا	1959-60ء
گوئٹے مالا	1960ء
کانگو	1964ء
پیرو	1965ء
لاؤس	1973ء
ویت نام	1961-73ء
کمبوڈیا	1969-70ء
گوئٹے مالا	1967-69ء
گرینیڈا	1983ء
لبنان	1984ء
لیبیا	1986ء
ال سلواڈور	1980ء
نکاراگوا	1980ء
پانامہ	1989ء
عراق	1991-99ء
سوڈان	1998ء
افغانستان	1998ء
یوگوسلاویہ	1999ء
افغانستان	2001ء

حب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے بڑی -/200 روپے
تیار کردہ ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

لاہور کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
ٹینٹ اینڈ ڈیکوریٹرز
شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے
ہمارے پاس تشریف لائیں۔
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

پکوان مرکز
ہر قسم کی تقریبات کیلئے عمدہ اور لذیذ کھانے تیار کروائیں رابطہ کریں اور وقت بچائیں۔
گوندل ٹینٹ اینڈ کیٹرنگ سروس
گولبازار ربوہ فون 212758

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلیٹی اسٹور ربوہ
فون دکان 214214-213699 گھر 211971

انگریزی ادویات کا بااعتماد مرکز
نیز کار اور ہائی ایس کرایہ پر دستیاب ہیں
نیو الکیمسٹس
گول بازار ربوہ فون: 211072
طالب دعا: قریشی محمد شفیق۔ قریشی محمد اکبر

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
جرمن و لوکل معیاری ہومیوپیتھک ادویات 'مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں
سادہ گولیاں ٹکیاں 'شوگر آف ملک اور ہومیوپیتھک کتب کی خریداری کا مرکز
جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ۔ فون 213156

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61